سرگودھا میں ہڑتال، لاہور دہلی دروازہ کا جلسۂ عام اور شاہ جی کا اخلاص

۱۶ فروری ۱۹۵۳ء کو وزیر اعظم پاکستان خواجہ ناظم الدین نے پنجاب کے دورہ پر سرگودھا ہوتے ہوئے لاہور آنے کے پروگرام کا اعلان کیا۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے موقع کی مناسبت سے مرزائیوں کے خلاف عوامی ردّ عمل کا مظاہرہ کرنے کا اعلان کر دیا۔ تاکہ مرزائی وزیر خارجہ سر ظفراللہ کی علیحدگی اور مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے متعلق مسلمانوں کے متفقہ مطالبات سے حکومت کسی غلط فہمی کا شکار نہ رہے اور عوامی جذبات کی شدّت اور مسئلہ کی نزاکت سے آگاہ ہو جائے۔ چنانچہ لاہور اور سرگودھا کے شہروں میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مطالبات کے حق میں زبردست ہڑتال ہوئی نیز مجلس عمل کی طرف سے لاہور کے باغ بیرون دہلی دروازہ میں ایک عظیم الشان جلسۂ عام کا انعقاد کیا گیا۔

مجلس کی صدارت حاجی ترنگزئی پیر محمد امین صاحب امیر جماعت ناجیہ سرحد نے کی۔ عوام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر سراپا احتجاج بن کر حکومت کو اپنے سیلاب میں بہالے جانے کے لئے بے چین، مضطرب اور بے قرار۔ مرزائیت مردہ باد مرزائی نواز حکومت مردہ باد۔ مرزائی وزیر خارجہ کو برطرف کرو۔ اور "قائد قلت" مردہ باد(۱) کے فلک شگاف نعرے لگا کر اپنے جذبات کی شدّت کا اظہار کر رہا تھا اور اپنے قائدین کے حکم پر ہر قسم کی قربانی دینے کا برملا اعلان کر رہا تھا۔

حضرت امیر شریعت نعروں کی گونج میں خطاب کر رہے تھے کہ سٹیج کی پچھلی جانب سے مولانا اختر علی خاں اڈیٹر روزنامہ زمیندار اپنے والد ماجد مولانا ظفر علی خاں کو سہارا دیکر سٹیج پر چڑھے۔ کسی نے حضرت امیر شریعت کو بتایا آپکی پچھلی جانب سے مولانا ظفر علی خاں کو لایا جا رہا ہے!

لوگوں نے یہ تاریخی منظر بھی دیکھا کہ خلوص کا پیکر، ختم المرسلین ﷺ کا سچا شیدائی و فدائی، قائد احرار حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، احرار کے قاتل اخبار زمیندار لاہور کے مالک و مدیر مولانا ظفر علی خاں کے تاریخی جھوٹ و اتہامات، سازشوں اور ناقابلِ فراموش زیادتیوں کو محض آقائے نامدار ﷺ کی ختم المرسلینی اور ناموس کے تحفظ کے لئے سب کچھ پس پشت ڈالکر بغیر کسی ہچکچاہٹ کے فوری طور پر تقریر روک ہے۔ کرسی سے اٹھتا ہے اور مڑ کر پچھلی جانب سے آنیوالے ظفر علی خان کو گلے لگا کر پیشانی کو بوسہ دیتا ہے۔ لوگوں نے یہ منظر بھی دیکھا کہ ماضی کے دونوں حریفوں کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے اور دیکھنے والے ہزارہا آدمیوں کے دل بھی بھر آئے! شاہ جی نے ظفر علی خان کو مخاطب ہو کر فرمایا:

"تیرے "ستارۂ صبح" نے میرے جگر میں آگ لگا دی تھی"

(۱) خواجہ ناظم الدین کو گندم کی قلت پیدا کرنے کی وجہ سے عوام طنزاً "قائدِ قلت" کے نام سے پکارتے۔

کاروانِ احرار منزل بہ منزل

- جمہوریت عقل انسانی کی اختراع اور ابلیس کا وسوسہ ہے
- صرف قرآنی نظام کو اپنا کر ہی عظمتِ رفتہ حاصل کی جاسکتی ہے

حاصل پور میں تیرہ روزہ سالانہ اجتماعاتِ احرار سے سید عطاء المؤمن بخاری کے خطابات

مجلس احرارِ اسلام حاصل پور کے زیر اہتمام گزشتہ سات برسوں سے سالانہ تبلیغی، اصلاحی اجتماعاتِ احرار منعقد ہو رہے ہیں۔ امسال بھی مختلف علاقوں میں حسبِ روایت تیرہ روزہ ساتویں سالانہ اجتماعاتِ احرار منعقد ہوئے۔ جن میں مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان کے روح و رواں ابن امیر شریعت حضرت حافظ سید عطاء المؤمن بخاری دامت برکاتہم نے خطاب کیا۔ ان کے علاوہ مقامی احرار رہنما جناب ابو سفیان محمد اشرف تائب صاحب، ابو معاویہ حافظ محمد کفایت اللہ صاحب، حضرت مولانا محمد زمان صاحب، حضرت مولانا محمد صفدر عباس صاحب، جناب سید ابو حفصہ بخاری صاحب، جناب حافظ ہارون الرشید صاحب اور دیگر حضرات نے بھی خطاب کیا۔ یہ اجتماعات مقررہ تاریخوں میں درج ذیل مقامات پر پوری شان و شوکت سے منعقد ہوئے۔

۹ دسمبر جامع مسجد چک نمبر ۱۰ فور ڈواہ، ۱۰ دسمبر بستی فریدیاں چاہ نواں، ۱۱ دسمبر ہٹھاڑ بھینی راندانوالی، ۱۲ دسمبر پل پھٹیاں والی، ۱۳ دسمبر موضع شاہ علی غربی، ۱۴ دسمبر چک نمبر ۶۱/۶۰، ۱۵ دسمبر جامع مسجد عثمانیہ حاصل پور شہر، ۱۶ دسمبر مدرسہ تعلیم القرآن عزیزیہ قائم پور شہر ۱۷ دسمبر مدرسہ تعلیم القرآن رحیمیہ بستی گودڑی، ۱۸ دسمبر مدرسہ فیض القرآن فاروقیہ بستی خواجہ بخش، ۱۹ دسمبر جامع مسجد قادریہ ڈونگہ بونگہ شہر، ۲۱ دسمبر جامع مسجد ریلوے نور پورہ منڈی چشتیاں، ۲۲ دسمبر چک نمبر ۶۴ فتح۔

حضرت شاہ جی مدظلہ نے اجتماعاتِ احرار سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:

امتِ مسلمہ کے زوال کے اسباب میں قرآنِ کریم سے روگردانی سب سے نمایاں ہے۔ قرآن کریم کا مطالعہ، اس میں بتائی گئی اللہ کی نشانیوں میں غور و فکر اور قرآنی نظامِ زندگی کو اپنانے سے ہی ہمارے مسائل حل ہوسکتے ہیں اور مشکلات ختم ہوسکتی ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ:

اسی قرآن کو پڑھ کر، اس کے علوم و معارف میں غور و فکر کر کے اور احکام پر عمل پیرا ہو کر پہلی امت انقلاب برپا کر سکتی ہے تو آج کیونکر ممکن نہیں۔ آج بھی مسلمانوں کی تھوڑی سی توجہ سے ہمیں اپنی عظمتِ رفتہ واپس مل سکتی ہے۔

آپ نے فرمایا:

قرآنِ کریم نے اپنے ماننے والوں کو زندگی کے تمام امور میں رہنمائی عطاء فرمائی ہے۔ ایسا ہر گز نہیں کہ چند معاملات تو بتادیئے مگر باقی مسائل میں زمان و مکان کے حالات پر چھوڑ دیا۔ یہ بہت بڑا جھوٹ، دھوکہ اور فریب ہے اور اسی بد فکری سے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کر کے عملی طور پر اسلام سے دور کیا جا رہا ہے۔

آپ نے فرمایا

جمہوریت کفر ساز و کفر پرور اور مشرکانہ نظام ہے۔ ہمارے مسلمان بھائی اس فریب کا شکار ہو گئے ہیں، اسلام اور جمہوریت کو خلط ملط کر کے دجل و تلبیس سے کام لیا جا رہا ہے۔ اسلام اور جمہوریت میں بنیادی فرق یہ ہے کہ جمہوریت عقلِ انسانی کا نتیجہ اور ابلیس کا وسوسہ ہے جبکہ اسلام وحی والہام کے ذریعہ نبی اکرم ﷺ پر نازل ہونے والا اللہ کا پسندیدہ دین ہے۔ جب تک مسلمان اس دھوکے سے باہر نکل کر خالص دینی انقلاب کے احیاء کی جدوجہد نہیں کرتے، کامیابی ناممکن اور غیر فطری ہے۔ دینِ فطرت کو غیر فطری اصولوں کے ذریعے کبھی اور کسی معاشرے میں نافذ نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت شاہ جی کے دینی اور علمی بیانات سے علاقہ بھر کے لوگوں نے گہرا تاثر لیا، اُن کے عقائد و اعمال کی اصلاح ہوئی اور ان کے دلوں میں تبلیغ دین اور حصولِ علم دین کا جذبہ بیدار ہوا۔

کئی احباب نے مجلس احرارِ اسلام کے اصول و مقاصد سے متاثر ہو کر جماعت میں شمولیت کا اعلان کیا۔

اللہ تعالیٰ مجلس احرارِ اسلام کو ترقی عطاء فرمائے اور اس کے کارکنوں کو پورے اخلاص کے ساتھ تبلیغِ دین، احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کی توفیق عطاء فرمائے (آمین)

احرار ختم نبوت سنٹر کی تعمیر

جدید مرکز احرار دارالعلوم ختم نبوت اور احرار ختم نبوت سنٹر مقابل مرکزی مسجد عثمانیہ، معاویہ چوک، ھاؤسنگ سکیم چیچا وطنی۔ کی تعمیر کا کام جاری ہے ضلع ساہیوال بالخصوص علاقہ چیچاوطنی کے ساتھی خصوصی توجہ فرمائیں۔

رابطہ:۔

دفتر احرار جامع مسجد بلاک نمبر ۱۲ چیچا وطنی۔

سیدنا معاویہؓ امت مسلمہ کے عظیم محسن تھے

سیدنا معاویہؓ نے اپنی چالیس سالہ حکومت میں دشمنان اسلام کو شکست سے دوچار کیا

سیدنا حسنؓ کے اسوہ اور سیدنا معاویہؓ کی سیاست کو اپنا کر امت کی شیرازہ بندی کی جا سکتی ہے

ملتان میں چونتیسویں سالانہ اجتماعِ معاویہؓ سے ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری اور دیگر رہنماؤں کا خطاب

اس سرزمین پاک و ہند میں اجتماع معاویہؓ کا پودا جانشین امیر شریعت سید ابو معاویہ ابو ذر بخاری نور اللہ مرقدہ نے آج سے پینتیس سال قبل لگایا تھا۔ جو الحمد للہ آج بھی اپنے پورے عزم و استقامت کے ساتھ منعقد کیا جاتا ہے۔ ۲۹ رجب المرجب، ۱۴۱۶ھ مطابق ۲۲ دسمبر ۱۹۹۵ء بروز جمعہ دار بنی ہاشم ملتان میں اجتماع معاویہ منعقد ہوا۔ اجتماع کا وقت ساڑھے بارہ بجے تھا مگر باہر سے آنے والے مہمانوں کی آمد صبح ہی شروع ہو گئی۔ حسب پروگرام جلسہ سے قبل بارگاہِ رسالت مابﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین خصوصاً تاریخ اسلام کے مظلوم صحابی سیدنا معاویہ سلام اللہ و رضوانہ علیہ اور ان کے سرفروش سپاہی بانی تحریک مدحِ سیدنا معاویہؓ، حضرت سید ابو معاویہ ابو ذر بخاری رحمہ اللہ کی خدمت میں ختم قرآن پاک کر کے ہدیہ ایصالِ ثواب کیا گیا۔

جلسہ کی کارروائی تلاوت کلام پاک اور نعت و نظم سے شروع ہوئی۔

جناب سید کفیل بخاری سٹیج سیکرٹری تھے۔ انہوں نے تمہیدی کلمات کے بعد مقررین کو خطاب کی دعوت دی۔ مدرسہ معمورہ کے طلباء محمد امین اور محمد مامون نے عربی میں تقاریر کیں۔

جناب ابو معاویہ محمد یعقوب خاں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ

"آج سیدنا معاویہؓ اور سید ابو معاویہ ابو ذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ لازم و ملزوم ہو گیا ہے۔ یہ سید ابو معاویہ ابو ذر بخاری ہی تھے جنہوں نے ہمیں سیدنا معاویہؓ کی شخصیت سے کما حقہ آگاہ کیا۔ صحابہ کرام کے متعلق ہمارے عقائد کو درست کیا۔ ان کی مسلسل کوشش اور جدوجہد کا نتیجہ ہے کہ آج معاویہ نام کے بچے جگہ جگہ

آپ کو ملیں گے انہوں نے کہا کہ سیدنا معاویہؓ وہ عظیم صحابی ہیں جنھیں حضور نبی کریم ﷺ نے کتابت وحی پر مامور فرمایا۔

مولانا عبدالستار جھنگوی نے اپنے مختصر خطاب میں کہا کہ

"مشاجرات صحابہ خصوصاً سیدنا معاویہؓ وسیدنا علیؓ کے متعلق مولانا سید عطاء المحسن بخاری اور مجلس احرار کا موقف وہی ہے جو امت کا اجماعی موقف ہے۔

حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ

سیدنا معاویہ سلام اللہ ورضوانہ علیہ کی ذات اور شخصیت ہمارے لئے اسی طرح قابلِ احترام ہے جیسے باقی صحابہ کرامؓ۔ آج کے بہت سے نام نہاد محققین سیدنا معاویہؓ کی ذات کو طعن و تشنیع کا نشانہ بناتے ہیں۔ وہ خوب جان لیں کہ وہ اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک شخص پر نبی کریم ﷺ اعتماد کریں اور آج کے دانشور انہیں خائن، خطاکار، قرآن ناشناس کہہ کر اپنے آپ کو عذاب الہی کی گرفت سے محفوظ رکھ سکیں۔ ہمیں چاہیئے کہ صحابہ کرامؓ کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے ان کے مقام و منصب کا خیال رکھیں اور ہر ایسی بات سے احتراز کریں جو ان کے مقام کے مناسب نہ ہو۔

نماز جمعہ کے بعد ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ کا مفصل بیان ہوا۔ شاہ جی نے کہا۔

"سیدنا امیر معاویہؓ امت کے عظیم محسن ہیں۔ وہ نبی ﷺ کے تربیت یافتہ اور نہایت باشعور ساتھیوں میں سے ایک تھے۔ وہ ایسے خوش بخت و کامران صحابیٔ رسول تھے کہ ان کی دیانت پر نبی کریم ﷺ کو بھرپور اعتماد تھا۔ سیدنا معاویہ کاتب وحی تھے، ان کی ہمشیرہ ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ تھیں۔ فتح مکہ کے موقع پر ان کے والد کے گھر کو نبی کریم ﷺ نے دارالامن قرار دیا۔ سیدنا معاویہؓ نے مجموعی طور پر چالیس سال حکومت کی جس کی بشارت خود آنحضرت ﷺ نے یہ کہہ کر دی۔ یا معاویہ ان ولیت امراً فاتقِ الله واعدل

خلافت کی بشارت تب پوری ہوئی جب سیدنا حسنؓ نے نبی کریم ﷺ کی پیشین گوئی "ان ابنی هذا سید! ولعل الله ان یصلح به بین فئتین عظمتین من المسلمین" کے مطابق خلافت وحکومت سیدنا معاویہؓ کے سپرد کر دی۔ اس سال کو عام الجماعت کہا گیا۔ کیونکہ تمام قبائل سیدنا معاویہؓ کی خلافت پر متفق ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ آج بھی انتشار و افتراق کے اس دور میں اسوۂ حسنیؓ اور سیاست معاویہؓ کو اپنانے کی ضرورت ہے ان کے نقشِ قدم پر چل کر مسلمانوں کو متحد و منظم کیا جاسکتا ہے۔ اور امت کی شیرازہ بندی کی جاسکتی ہے۔

❋

مرزا محمد واصف (خان پور)

○ مجلسِ احرار اسلام قیامِ امن کی داعی ہے

○ ہماری عزت و آبرو دین کی وجہ سے قائم ہے

○ احرار، ختمِ نبوت کے پرچم کو سرنگوں نہیں ہونے دیں گے

ضلع رحیم یار خان کے سالانہ اجتماعات احرار سے ابنِ امیرِ شریعت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ اور مولانا محمد اسحٰق سلیمی مدظلہ کے خطبات

مجلس احرار اسلام ضلع رحیم یار خان کے پندرہ روزہ سالانہ اجتماعات ۳۰ نومبر سے شروع ہو کر ۱۵ دسمبر کو اختتام پزیر ہوئے۔ ان اجتماعات سے سال ابنِ امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ اور مولانا محمد اسحٰق سلیمی مدظلہ نے خطاب کیا۔ پروگرام کے مطابق ۴ دسمبر کو آپ نے مجلس احرار اسلام خانپور کی دعوت پر ایک جلسہ سے خطاب کرنا تھا۔ دینی حلقے پیر جی مدظلہ کی آمد کے شدت سے منتظر تھے اور سارا دن راقم کے گھر ٹیلی فون کالوں کا تانتا بندھا رہا۔ جامع مسجد چوک رازی، دین کے شیدائیوں سے بھری ہوئی تھی۔ جلسہ کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز قاری محمود احمد صاحب کی تلاوت کلامِ پاک سے ہوا۔ اس کے بعد حافظ محمد اکرم صاحب نے نعت رسول مقبول ﷺ پڑھ کر بے پناہ داد وصول کی۔ تب قاری محمود احمد صاحب نے مجلس احرار اسلام کے رہنما مولانا محمد اسحٰق سلیمی صاحب کو دعوت خطاب دی۔ آپ نے بڑے خوبصورت انداز میں مجلس احرار اسلام کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ۔

.... مجلس احرار اسلام قیامِ امن کی داعی ہے۔ ہماری جماعت نے بے پناہ قربانیاں دیکر طوفانوں کا رخ موڑا ہے۔ مجلس احرار اسلام ۲۹ دسمبر ۱۹۲۹ء میں قائم ہوئی اور امیر شریعت کی قیادت میں جو کارنامے اس جماعت نے انجام دیے کوئی مائی کا لال انہیں تاریخ کے صفحات سے محو نہیں کر سکتا۔ شاہ جی کے ساتھ چند نوجوان ہی تو تھے جنھوں نے فرنگی اقتدار کی بساط لپیٹ کر رکھ دی تھی۔ مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی، چودھری افضل حق، شیخ حسام الدین، ماسٹر تاج الدین انصاری، مولانا محمد گل شہر شہید، مولانا مظہر علی اظہر، قاضی احسان احمد شجاعبادی، شورش کاشمیری، احسن عثمانی، عبدالرحیم عاجز اور جانباز مرزا جیسے لوگوں نے اس جماعت کے رضا کار بن کر انگریزی نبوت کا ٹاٹ لپیٹ دیا اور ٹھیک اٹھارہ سال بعد انگریز اس ملک سے فرار ہو گیا۔ امیر شریعت نے برصغیر کے کونے کونے میں، راس کماری سے لیکر کراچی کے ساحلوں تک تحفظ ختمِ

نبوت کے مشن کے لئے مجلس احرار اسلام اور اپنی ذات کو وقف کر دیا تھا۔ شاہ جی نے انگریز سے کوئی مفاہمت نہیں کی بلکہ اس کے جبر و تشدد اور مظالم کے سامنے ڈٹے رہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے تو اب بھی اپنی جماعت کے تحت تحریکِ تحفظ ختمِ نبوت برپا کی ہوئی ہے۔ اور جب تک ایک بھی احرار کارکن موجود ہے یہ علم او نچا رہے گا (انشاء اللہ) آپ ہمارے مشن کا ساتھ دیں یا نہ دیں مگر ہمارے لئے دعا کوریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مشن پر کامیاب رکھے۔

ابنِ امیر شریعت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مد ظلہ نے اپنے دو گھنٹے کے مفصل خطاب میں فرمایا کہ "خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو آج کے دور میں دین کی خاطر اکٹھے ہوجاتے ہیں۔ آج بھی دین کی وجہ سے ہماری عزت، آبرو اور ہمارا بھرم قائم ہے مگر ہم نے دین کو چھوڑ دیا ہے۔ قرآن کی عزت کرنا اور پڑھنا پڑھانا چھوڑ دیا ہے۔ مسلمانو! قرآن کو رسوا نہ کرو۔ تم میں اور ایک غیر مسلم میں کیا فرق رہ جاتا ہے؟

اور پھر تم نے الہی نظام کو چھوڑ کر انسانی نظام کو اپنایا۔ قرآنی نظام کو چھوڑ کر ایک مشرک افلاطون کے نظام کو اپنایا اگر ہم غور کریں تو یہ سب کچھ قرآن پاک میں موجود ہے۔

هذا كتبنا ينطق عليكم بالحق۔ انا كنا نستنسخ ماكنتم تعملون۔

یہ وہ کتاب ہے جسمیں تمہاری سب غلطیاں نقل شدہ ہیں۔ کوئی بھی انہیں مٹا نہیں سکتا۔

سیرتِ صحابہؓ پر روشنی ڈالتے ہوئے پیر جی مد ظلہ نے فرمایا۔

سیدنا صدیق اکبرؓ نبی ﷺ کے جانثار ساتھی اور پروردہ تھے۔ نور نبوت آپ ہی کو منتقل ہوا۔ صدیقِ اکبرؓ تو براہ راست نبی ﷺ سے فیض یاب تھے۔ اماں عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کے وصال کے بعد ہم تمام ازواجِ مطہراتؓ آپ ﷺ کے حجرہ مبارک میں تھیں کہ میرے والد صدیق اکبرؓ تشریف لائے تو تمام ازواجِ مطہرات نے اپنے چہرے ڈھانپ لئے بجز میرے کہ میں بیٹی تھی۔ تو پھر آج کے علماء کس رشتے سے بے نظیر کے ساتھ بیٹھے ہیں؟

آج تم کیوں گونگے ہو؟ تمہاری زبانوں پر تالے کیوں لگے ہوئے ہیں؟ اختلافِ رائے جرم نہیں ہے۔ تو اختلاف رائے پر چیں بجبیں کیوں ہوتے ہو؟

درود پاک کی فضیلت بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ درود فارسی کا لفظ ہے جس کے معنیٰ ہیں رحمت، یہ ایک دعا ہے جس میں ہم اپنے رب سے اپنے نبی ﷺ کے لئے رحمت اور برکت مانگتے ہیں۔ رب تعالیٰ ہماری دعاؤں کا محتاج نہیں ہے۔ ۷۰ ہزار فرشتے صبح اور شام رحمت کے لئے بھیجے جاتے ہیں اور قیامت تک ان کی باری نہیں آتی۔ ان کی ڈیوٹی ہماری بخشش کے لئے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو آدمی مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے، اللہ اسکا احسان نہیں رہنے دیتا۔ اسکو انعام میں دس نیکیاں عطا ہوتی ہیں، اسکے دس گناہ معاف ہوتے ہیں اور دس درجات بلند ہوتے ہیں۔

حدیث پاک میں ہے۔

من صلیٰ علیّ عند قبری سمعتہ ومن صلی علیّ نائیاً ابلغتہ۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر دور سے درود پاک پڑھتا ہے۔ فرشتے اسے میرے پاس پہنچاتے ہیں۔ اور جو میری قبر پر آکر پڑھے گا وہ میں خود سنوں گا۔ ایک صحابیؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! اب تو آپ ہم میں موجود ہیں جب آپ مٹی میں ہوں گے تو پھر آپ کیسے سنیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے اجسام کو کھائے۔ اس لئے ہمارا عقیدہ ہے کہ آپ ﷺ قبر مبارک میں موجود ہیں اور وہ درود جو ہم وہاں اُن کی قبر پر پڑھتے ہیں، سماعت فرماتے ہیں۔ وہ حیات کیسی ہے؟ یقیناً دنیاوی حیات سے مختلف ہے اور ہمیں اسکا علم نہیں۔ اللہ جانے اور اسکا نبی جانے۔ ہمیں تو بس ماننے کا حکم ہے تحقیق و جستجو کا نہیں۔ آپ ﷺ کے روضۂ اطہر پر درود یوں پڑھا جاتا ہے۔

اسلام علیک ایھا النبی ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ، الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ۔

حضرت جبیریل علیہ السلام نے معراج کی رات آپ کو درود پڑھنا سکھایا کہ اپنی امت کو تعلیم فرما دیں اور اس مبارک رات کی نسبت سے اسے نماز میں شامل کر دیا تاکہ قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے۔

کوئی بھی آدمی محض مطالعہ کے زور پر محدث و مفتی نہیں بن سکتا نہ ہی کوئی آدمی اپنی رائے کو دین میں حجت بنا سکتا ہے۔ آج میاں طفیل بھی کہتا ہے کہ حضور ﷺ کے بعد اگر کسی نے قرآن سمجھا تو وہ مودودی تھا۔" جماعت اسلامی والو! اس بڈھے کا دماغ ٹھیک کرلو۔ آپ ﷺ نے تو معاویہؓ بن ابی سفیان، عبداللہ بن مسعودؓ اور عبداللہ بن عباسؓ کے لئے رب سے دعا فرمائی، یا اللہ! انہیں تو کتاب کا علم دے دے۔

جو شخص اللہ اور رسول ﷺ کی توہین کرے گا ہم اسکا احترام کرنے سے قاصر ہیں۔ نبی ﷺ نے غلط لوگوں کو اپنا نمائندہ نہیں بنایا۔ آپ ﷺ نے معاویہؓ کو کاتب وحی بنایا۔ ان کی بہن کو ازواجِ مطہرات کی صف میں شامل کیا۔ معاویہؓ کا احترام کرو ورنہ قیامت کے دن نبی ﷺ کی شفاعت سے محروم رہ جاؤ گے۔ سیدنا معاویہؓ ۱۹ برس گورنری کی اور ۲۰ سال خلافت پر متمکن رہے۔ آپؓ کے دور میں اسلام کا مکمل نفاذ تھا۔ آج کا جو عالم، محدث یا فقیہ صحابہؓ اور ازواجِ مطہراتؓ کے خلاف زہر افشانی کرے گا۔ ان شاء اللہ! ہمارا ایمان ہے کہ وہ قیامت کے دن نبی ﷺ غضبناک نگاہ کا شکار ہو گا۔

ہمارا ایمان ہے کہ آج بھی فلاح و نجات اسی راستے پر چل کر ملے گی، جو صحابہؓ کا راستہ ہے۔ آج بھی ہمیں قرآنی احکام پر عمل کرنے اور عمل کرانے والے حکمران چاہئیں۔ اسلام کی رو سے حکمران، عوام کے اعمال کے لئے بھی جواب دہ ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے کہ اللہ جن کو زمین پر مسلمانوں کا حاکم بناتا ہے۔ یہ ان کا فرض ہے کہ نماز قائم کرائیں۔ زکواۃ ادا کرائیں اور نیکی کا حکم دیں، بدی سے منع کریں۔ ہمیں اپنے اعمال پر اور اپنے عُمّال (حکمرانوں) پر شرمندہ ہونا چاہیئے۔ یہ امت کے اعمال کی اجتماعی سزا ہے۔

۶ دسمبر ۹۵ء کو اکابرِ احرار نے جامع مسجد بستی پرو چوٹان نزد ظاہر پیر میں اجتماعِ احرار سے خطاب کیا۔

مولانا محمد اسحٰق سلیمی صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا۔

"نبی ﷺ سے زیادہ بابرکت ذات کا اس دنیا میں ہونا ناممکن ہے۔ ہمارے نبی ﷺ اپنی تمام صفات میں بے مثل تھے۔ ایک طرف وہ صادق وامین تھے تو دوسری طرف عدالت و شجاعت کے پیکر۔ ایک طرف جہاد کی تبلیغ کرتے تھے تو دوسری طرف عفوودرگزر کا بے مثل مجسمہ تھے۔ آپ ﷺ کے اخلاقِ حمیدہ پوری دنیا کے لئے سبق ہیں۔ نبی ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ آپ تاجدارِ ختمِ نبوت ہیں اور عقیدۂ ختمِ نبوت کا تحفظ مسلمانوں کے ایمان میں شامل ہے۔ ہمیں فخر ہے کہ ہماری جماعت مجلس احرار اسلام نے انگریزی نبوت کا تعاقب کیا۔ جھوٹی نبوت کے مسکن "قادیان" میں ۱۹۳۴ء میں داخل ہو کر ایک تاریخ رقم کی۔ عقیدۂ ختمِ نبوت کی خاطر وسائل نہ ہونے کے باوجود دو لاکھ افراد نے احرار تبلیغ کانفرنس قادیان میں شرکت کر کے اپنے نبی ﷺ سے محبت کا ثبوت دیا اور ختمِ نبوت کا علم بلند کیا۔ آج بھی ہماری جماعت اسی مشن پر چلتے ہوئے ختمِ نبوت کا علم تھامے ہوئے ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس راستے میں قبول کرلے (آمین) حاضرین کی پرجوش فرمائش پر حافظ محمد اکرم صاحب نے سیدنا معاویہؓ کی منقبت میں نظم پڑھی۔

ابنِ امیر شریعت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ نے اپنے خطاب میں فرمایا.....

"نبی کی زندگی اللہ کے حکم کے مطابق ہوتی ہے۔ نبی اپنا کوئی کام بھی اللہ کے حکم کے بغیر نہیں کرتا۔ نبی لوگوں کو اللہ کا دین سمجھاتا ہے۔ نبی کبھی متعلم نہیں ہوتا۔ بلکہ معلم ہوتا ہے۔ نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ "انما بعثت معلماً" میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ حضرت پیر جی نے فرمایا کہ قادیان میں پیدا ہونے والے مرزا غلام قادیانی کو نبوت سے کیا نسبت وہ تو ایک شریف آدمی کہلانے کا بھی مستحق نہیں۔ مرزا کے سوانح میں تذکرہ ملتا ہے کہ مرزا قادیانی لعین سکول میں پڑھنے جاتا تھا۔ سکول ماسٹر نے اسے کان پکڑا کر جوتیاں بھی ماریں، وہ کچہری کا منشی بھی رہا اور لوگوں سے رشوت وصول کرتا رہا۔ نبی تو معصوم ہوتا ہے۔ گناہوں سے پاک ہوتا ہے جبکہ مرزا لعین کی ساری زندگی گناہوں سے پُر ہے۔

نبی ﷺ نے دین کے راستے میں ہمیشہ مزاحمت کا درس دیا۔ کسی سے مفاہمت نہیں کی۔ نبی ﷺ نے من چاہی زندگی نہیں گزاری بلکہ رب چاہی زندگی گزاری ہے۔ اور لوگوں کو اللہ کی اطاعت کا حکم فرمایا۔ جبکہ مرزا لعین نے اپنے پیروکاروں سے اطاعت برطانیہ کا عہد لیا۔ مرزا صاحب کردار نہ تھا، بزدل تھا، ٹوڈی تھا، اس نے انگریزوں کے کہنے پر مسلمانوں کی رُوحِ جہاد کو ختم کیا۔ انگریز کے تربیت یافتہ چند جاہل ملاؤں نے اسکا ساتھ بھی دیا۔ جہاد سے روگردانی کو اپنے مذہب کا اہم نقطہ قرار دیا۔ ہم ان شاء اللہ ختمِ نبوت کے پرچم کو کبھی سرنگوں نہیں ہونے دیں گے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کامیاب و کامران کرے (آمین) آخر میں پیر جی مدظلہ کی دعا سے جلسہ اختتام پزیر ہوا۔

۸ دسمبر ۹۵ء کو غازی پور میں حضرت پیر جی نے خطبۂ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے کہا.........

صحابہؓ نے نبی ﷺ کا پیغام گھر گھر پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ یہ صحابہؓ ہی کی محنت تھی کہ دینِ اسلام پوری دنیا کے کونے کونے میں پھیل گیا۔ دنیا کا شاید ہی کوئی ایسا خطہ ہو جہاں صحابہؓ نے اسلام کی حقانیت ثابت نہ کی ہو۔ نبی ﷺ کی شخصیت کا ہر رخ روشن و بے مثال ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی اولاد کو جو محبت عطا کی، وہ ہر مومن و مسلم کے لئے آئیڈل ہے۔ آپ ﷺ نے ہر کام اللہ کے حکم سے کیا حتیٰ کہ اپنی تمام بیٹیوں کی شادی بھی اللہ کے حکم سے کی۔ آپ ﷺ نے اپنی تمام بیٹیوں کو ایک جیسا پیار دیا مگر سیدہ فاطمہؓ سے محبت اسلئے زیادہ تھی کہ آپ ﷺ کی پہلی صاحبزادیاں وفات پا چکی تھیں۔ افسوس! ہم آج سیرتِ سیدہ فاطمہؓ بیان کرتے ہیں مگر دوسری صاحبزادیاں ہمیں نظر نہیں آتیں۔ آپ ﷺ کی پہلی صاحبزادی سیدہ زینبؓ تھیں۔ آپؓ کے شوہر ابوالعاص غزوۂ بدر میں کفار کی طرف سے شریک ہوئے تھے۔ سیدہ زینبؓ اپنے شوہر کو حالتِ شرک میں چھوڑ کر مدینہ آگئی تھیں۔ جب ابوالعاص گرفتار ہو کر مدینہ آئے تو سیدہ زینبؓ نے ان کو پناہ دی اور آپؓ کی سفارش سے نبی ﷺ نے ان کا مال بھی واپس کر دیا۔ حضرت ابوالعاص نے اسلام قبول کر لیا اور صحابہ کی پاکباز جماعت میں شامل ہو گئے۔ آپؓ کی وفات پر نبی اکرم ﷺ خود ان کی قبر مبارک میں لیٹ گئے اور ان کے لئے رحمت کی دعا کی۔ آپ ﷺ نے خود ان کا جنازہ پڑھایا۔ سیدہ زینبؓ کے بیٹے علیؓ بن العاص اور بیٹی امامہؓ سے بھی آپ ﷺ کو بے پناہ محبت دی۔ علیؓ بن العاص نبی ﷺ کے کندھے پر سوار ہو کر نبی ﷺ سے کھیلا کرتے تھے۔ سیدہ امامہؓ بحالت نماز آپ ﷺ کے کندھے پر سوار ہو جاتی تھیں۔ آپ ﷺ جب رکوع میں جاتے تو انؓ کو اتار دیتے اور رکوع اور سجدہ کر کے پھر کندھوں پر بٹھا لیتے تھے۔ اللہ اکبر۔

پیر جی مدظلہ نے درودِ پاک کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جو آدمی دن میں ۱۰۰ مرتبہ درود پڑھتا ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے نفاق سے بچائیں گے۔ سیدنا عمرؓ نے اسی لئے ہی فرمایا تھا کہ اپنی دعاؤں کے شروع اور آخر میں درود لازم کر لو تا کہ تمہاری دعائیں شرفِ قبولیت حاصل کر لیں۔ نبی ﷺ کی سیرت کا ایک ایک گوشہ ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نبی ﷺ اور ان کے جانثار صحابہؓ کی سیرت پر عمل پیرا ہونے کی ہمت و توفیق عطاء فرمائے (آمین) محترم قاری محمد یوسف احرار صاحب نے نمازِ جمعہ کی امامت کرائی اور شاہ جی مدظلہ کی دعاؤں سے یہ بابرکت مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

....

۱۲ دسمبر کو نواحی چک ۱۲ نزد جیٹھ بھٹہ میں بھی حضرت پیر جی نے سیرت النبی ﷺ اور سیرتِ صحابہؓ کے موضوع پر بیان فرمایا۔ چونکہ چک ۱۲ میں آپ کے بیان کا پروگرام نہ تھا مگر چودھری محمد حسن صاحب و چودھری محمد حسین صاحب کے بے حد اصرار پر آپ نے خطاب کا وعدہ فرمایا۔ مجلس احرارِ اسلام کا اس علاقے میں یہ پہلا پروگرام تھا جو اللہ کے فضل سے کامیاب و کامران رہا۔ پیر جی مدظلہ نے اپنے خطاب میں

فرمایا.........

اگر محمد عربی ﷺ کے اوصاف حمیدہ بیان کرتے ہوئے ہمیں موت آجائے تو اس سے بڑھی خوش قسمتی کیا ہو گی۔ مجھ جیسے کئی عطاء المھیمن نبی کی جوتیوں پر قربان۔ نبی ﷺ کی عزت ہمیں اپنی جان سے زیادہ عزیز ہے۔ جیسا کہ قرآن میں آیا ہے

النبی اولی بالمؤمنین من انفسھم وازوجہ امھاتھم۔

ایمان والوں کو اپنی جان سے زیادہ نبی سے لگاؤ ہے اور ان کی عورتیں ایمان والوں کی مائیں ہیں۔

ہم نے بن دیکھے نبی ﷺ کی رسالت کا یقین کر لیا۔ اللہ تعالیٰ کو نبی کی عزت تمام انسانوں سے زیادہ عزیز ہے۔ جب لوگ نبی ﷺ کے گھر سے باہر کھڑے ہو کر آپ ﷺ کو اونچی آواز سے مخاطب کرتے تھے تو ربِ کائنات کو نبی ﷺ کا اس طرح بلایا جانا بھی پسند نہ آیا اور فوراً یہ آیت نازل فرمادی

یا ایھا الذین آمنو لاترفعوا اصواتکم فوق صوتِ النبی ولا تجھر ولہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون۔

اے ایمان والو اپنی آوازوں کو نبی ﷺ کی آواز سے اونچی نہ کرو ان سے اس ترخ لہجہ میں بات نہ کرو جیسا کہ تم آپس میں کرتے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال اکارت ہو جائیں اور تم بے خبر رہو۔

افسوس! ہم نے قرآن کو سمجھنا اور پڑھنا چھوڑ دیا۔ اپنی بیویوں، ماؤں بہنوں کو تلقین نہیں کرتے کہ وہ پردے کے ساتھ گھر سے باہر نکلیں۔ حالانکہ قرآن میں ہی ہے کہ "اے ایمان والو اپنی نگاہ کو نیچی رکھو اور اپنے ستر کو چھپاؤ اور مت دکھلاؤ اپنے سنگھار کو۔" آج ہمارا معاشرہ اس بیماری میں مبتلا ہے مگر ہم گونگے، بہرے اور اندھے ہو چکے ہیں۔ سیرت صحابہؓ کے ضمن میں پیر جی مدظلہ نے فرمایا.........

آپ ﷺ کے ایک چچا تھے سیدنا حمزہؓ اور ایک چچا تھے ابو طالب۔ دونوں کا فرق دیکھیئے کہ سیدنا حمزہؓ نے حالت کفر میں بھی نبی ﷺ کے خلاف بری نگاہ اور الفاظ گوارا نہ کئے اور ابو جہل کو تکلیف دینے کے لئے یہ فرمادیا کہ میں نے بھی اسلام قبول کر لیا ہے، تم نے جو کرنا ہے کر لو۔ حالانکہ آپ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے، جبکہ ابوطالب کی یہ حالت تھی کہ جب آپ ﷺ نے نبوت کا اعلان کیا تو انہی ابوطالب کے بیٹے سیدنا علیؓ کو اسلام قبول کرنے کا کہا۔ ایک دن جب آپ ﷺ اور علیؓ عبادت کر رہے تھے تو اسی اثناء میں ابو طالب وہاں آن پہنچا اور پوچھا کہ کیا کر رہے ہو؟ نبی ﷺ نے جواب دیا کہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ ابو طالب نے کہا یہ تو محض اٹھک بیٹھک ہے (معاذ اللہ) تم ایسی عبادت کرو گے۔ آج بھی ہم میں جو نماز نہیں پڑھتا وہ اسی طرح کے خیالات گھڑ لیتا ہے۔

سیدنا معاویہؓ کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ کل آپ کے ہاں "کونڈوں" کی بری رسم ادا ہوتی ہے۔ مسلمانو! کفار و مشرکین کے غلط پروپیگنڈے میں مت آؤ۔ آج کے دن نہ تو آپ ﷺ کا یوم ولادت ہے اور نہ ہی آج حضرت امام جعفرؒ کا یوم وصال ہے اور نہ ہی آج کے دن ان کے ہاں کوئی بیٹا پیدا ہوا تھا۔ آج کے دن